سوال

(373) عقیقہ کے متعلق سوالات

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

عقیقہ کے متعلق مندرجہ ذیل سوالات کا جواب مطلوب ہے :

1۔ کیا بچے کا عقیقہ ساتویں روز ہی کرنا چاہیے ؟

2۔ کیا عقیقہ کےلئے جانور کا دودانتہ ہونا ضروری ہے ؟

3۔ عقیقہ کےلئے گائے میں سات اوراونٹ میں دس حصے ہوسکتے ہیں ، قرآن وسنت کی روشنی میںجواب مرحمت فرمائیں ؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

واضح رہے کہ بچے کی پیدائش پر عقیقہ کرنا ضروری ہے ۔ حضرت سلمان بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : ’’بچے کے ساتھ عقیقہ ہے ، لہٰذا اس کی طرف سے خون بہاؤ اوراس سے اذیت کی چیز، یعنی بال وغیرہ صاف کرو۔ ‘‘ [صحیح بخاری ، العقیقہ : ۵۴۷۱]

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سلسلہ میں حکم دیا ہے اوراصول فقہ کا قاعدہ ہے کہ اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کسی کام کا حکم دیں تو اس کا بجالانا ضروری ہوتا ہے ۔ اس کے علاوہ حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : ’’بچہ اپنے عقیقہ کی وجہ سے گروی رکھا ہوا ہے ۔ ‘‘[ترمذی ، الاضاحی : ۱۵۲۲]

جب بچے کا عقیقہ کیا جائے گا تو اس کی گروی ختم ہوجائے گی ، اگراس کی طرف سے عقیقہ نہ کیا جائے تو اس کا مطلب یہ ہے کہ وہ گروی رکھا ہوا ہے اوراس کا ہمیں کوئی فائدہ نہیں ہے بچے کا عقیقہ ساتویں دن ہی کرنا چاہیے ، جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : ’’ساتویں دن بچے کا عقیقہ کیا جائے اورساتویں دن اس کا نام بھی رکھا جائے اوراس کے بال بھی اتروائے جائیں ۔ ‘‘[ابوداود ، الاضاحی : ۲۸۳۷]

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ عقیقہ ساتویں دن ہی کرنا چاہیے ، اگرساتویں دن نہیں کرسکا توپھر بعد میں جب بھی موقع ملے عقیقہ کیا جاسکتا ہے ۔ اس سلسلہ میں ایک روایت بھی پیش کی جاتی ہے کہ ’’ساتویں دن عقیقہ کرو۔ چودھویں دن کرلو، اکیسویں دن کرلو۔ ‘‘لیکن یہ روایت محدثین کے معیار صحت پر پوری نہیں اترتی کیونکہ اس روایت میں ایک راوی اسماعیل بن مسلم مکی ہے جو کثیر الغلط اورضعیف ہے ۔ حدیث میں ہے کہ بچہ اپنے عقیقہ کی وجہ سے گروی رکھا ہوا ہے ۔ اس کا تقاضا ہے کہ ساتویں دن عقیقہ کیا جائے اگرساتویں دن نہیں کرسکا

تو پھر جب بھی موقع ملے عقیقہ کردے، بعد میں اس کے متعلق کوئی تاریخ مقرر نہیں ہے۔

عقیقے کے جانور کے متعلق حدیث میں ہے کہ ''لڑکا ہو تو اس کی طرف سے دو بکریاں ایک جیسی، یعنی ان کی عمر ایک جیسی ہو اور لڑکی کی طرف سے ایک بکری ذبح کی جائے۔'' [سنن ترمذی، الاضاحی: ۱۵۱۳]

حضرت ام کرز رضی اللہ عنہا سے مروی حدیث کے یہ الفاظ ہیں کہ تم پر کسی قسم کا کوئی ضرر نہیں کہ وہ دو مادہ ہوں یا دو نر ہوں۔ [سنن ترمذی، الاضاحی: ۱۵۱۶]

عقیقہ کے جانور کے متعلق دو دانتہ ہونے کی کوئی شرط نہیں ہے، اس کے متعلق حدیث میں کوئی پابندی نہیں ہے، دو دانتہ ہونے کی شرط قربانی کے لئے ہے، جیسا کہ صحیح مسلم میں اس کی صراحت ہے۔ عقیقہ کے لیے گائے یا اونٹ میں حصے رکھنا تو بہت دور کی بات ہے ان کا عقیقہ میں ذبح کرنا ہی محل نظر ہے، جیسا کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے بھائی حضرت عبدالرحمن بن ابی بکر رضی اللہ عنہ کے ہاں بیٹا پیدا ہوا تو کسی نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا کہ آپ اس کی طرف سے اونٹ کا عقیقہ کریں۔ آپ نے جواب دیا اللہ کی پناہ، میں تو وہی کام کروں گی جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے آپ نے دو بکریاں ذبح کرنے کے متعلق فرمایا ہے جو ہم عمر ہوں۔ [بیہقی ص: ۳۰۱، ج ۹]

اس حدیث کے پیش نظر عقیقہ میں گائے یا اونٹ ذبح کرنا درست نہیں ہے۔ ہماری پیش کردہ تفصیل کو مد نظر رکھتے ہوئے سوالات کا ترتیب وار جواب پیش خدمت ہے:

1۔ عقیقہ ساتویں روز ہی کرنا چاہیے اگر مالی استطاعت نہ ہو تو آیندہ کسی وقت بھی کیا جا سکتا ہے۔

2۔ عقیقہ کا جانور دو دانتہ یا عیوب سے پاک ہونا ضروری نہیں ہے، البتہ اسے موٹا تازہ اور گوشت سے بھرا ہونا چاہیے۔

3۔ عقیقہ کے لئے گائے میں سات اور اونٹ میں دس حصے تو بہت دور کی بات ہے۔ بکری، بینڈھا اور دنبہ کے علاوہ دوسرے جانور، مثلاً: گائے یا اونٹ ذبح کرنا محل نظر ہے۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ اصحاب الحدیث

جلد:2 صفحہ:384